رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۲۲
ٹیلیفون نمبر ۲۲

تار کا پتہ
"انجمن" علی گڑھ

ہماری زبان

انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ کا پندرہ روزہ اخبار

قیمت فی پرچہ دو آنے
سالانہ چندہ دو روپے

جلد ۱۲	یکم جولائی ۱۹۵۵ء	اڈیٹر قاضی عبدالغفار	۱۰ شوال المکرم ۱۳۷۴ھ	نمبر ۳۰

شاخوں کی نمائندگی

شاخوں کی تحریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاخوں کے نئے قواعد اور خصوصاً انتخابات کے متعلق قواعد کے سمجھنے میں بعض شاخیں بہت غلطی کر رہی ہیں۔ قواعد میں شاخوں کی نمائندگی کا یہ اصول طے کیا گیا ہے کہ:

"جس شاخ کے پچیس (۲۵) ایسے ممبر ہوں جنھوں نے اپنا چندہ ادا کر دیا ہو تو وہ اپنا ایک نمائندہ صوبائی کمیٹی کے لئے منتخب کر سکے گی۔ لیکن اگر ممبروں کی تعداد پچاس (۵۰) یا اس سے زیادہ ہو تو دو نمائندے منتخب کرے گی۔ لیکن دو سے زیادہ نمائندے کوئی شاخ بھی صوبائی کمیٹی میں شریک نہیں کر سکتی ہے۔"

سمجھا یہ جا رہا ہے کہ ہر (۲۵) ممبروں پر صوبائی کمیٹی کے لئے ایک ممبر منتخب کرنے کا حق دیا گیا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ دو نمائندے انتہائی تعداد ہے جو کسی شاخ کی طرف سے منتخب ہو سکتے ہیں۔ جس وقت تک تمام شاخوں کے ایسے ممبروں کی صحیح تعداد معلوم ہو جائے گی جنھوں نے اپنے چندے ادا کر دیئے ہیں تب صدر دفتر خود تمام شاخوں کو اطلاع کر دے گا کہ ان میں سے ہر ایک کو ایک یا دو نمائندوں کے منتخب کرنے کا حق حاصل ہے۔ چندوں کی ادائیگی کے متعلق بھی کچھ غلط فہمی معلوم ہوتی ہے۔ بعض شاخوں میں صرف فیس داخلہ لی جاتی ہے اور کوئی ماہوار چندہ نہیں لیا جاتا۔ مگر بعض شاخوں میں فیس داخلہ بھی لی جاتی ہے اور ماہوار فیس بھی لی جاتی ہے۔ جہاں صرف ایک فیس لی جاتی ہے وہاں اس کی اور جہاں دونوں چندے لئے جاتے ہیں تو ان دونوں کی ادائیگی کے بغیر کوئی ممبر جائز ممبر نہیں سمجھا جا سکتا۔ امید ہے کہ شاخیں اچھی طرح قواعد کو سمجھ کر یا صدر دفتر سے مزید استفسار کر کے ان کے مطابق عمل کریں گی۔

ایک ضروری اعلان

"انجمن کے جنرل سکریٹری صاحب ایک ماہ کی رخصت پر باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے ضروری خط و کتابت نائب معتمد سے کی جائے۔"

(منیجر)

انجمن کی خبریں

رتسر ضلع بلیا

بلیا کی لسانی تاریخ میں جب رتسر کی ادبی محفلوں کا ذکر آئے گا تو ۶ جون ۱۹۵۲ء کی تاریخ ہمیشہ فخر کے ساتھ یاد کی جائے گی۔ ۶ بجے شام کو انجمن ترقی اردو کا افتتاحی جلسہ زیر صدارت ٹھاکر پریم نرائن سنگھ ایم اے شروع ہوا۔ بشیر احمد بلیاوی صاحب نے انجمن ترقی اردو کی شاخ کے قیام کی تجویز اور اس کے عہدہ داران اور اراکین کے اسمائے گرامی پیش کئے اور شاخ کے قیام کی ضرورت و غایت بتائی اور مرکزی انجمن کے جنرل سکریٹری کے نائب حضرت خیر بہوروی سے افتتاح کی درخواست کی۔

موصوف نے شاخ کا افتتاح کرتے ہوئے زبان کی ترقی و اشاعت اور انجمن کے پروگرام کی وضاحت فرمائی اور بنیادی تعلیم کی اہمیت پر موصوف نے اپنی خاص … میں خاص طور پر زور دیا۔ افتتاح کے بعد مولانا … محمد صاحب اعظمی اور مولوی شمس الدین صاحب نے تقریریں کیں۔

صدر جلسہ نے انجمن ترقی اردو سے بڑی دلچسپی لی اور اس قصبے میں اس کی شاخ کے قیام سے انہیں بڑی خوشی ہوئی۔ موصوف نے اپنی تعاون کا یقین دلایا اور فرمایا کہ ہمیں مل جل کر شاخ کے کاموں کو وسیع کرنا چاہیے۔

دوسرے اجلاس کی کاروائی ۸ بجے شب میں حضرت خیر بہوروی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ صدارت کی تحریک مجلس استقبالیہ کے رکن بشیر احمد صاحب نے پیش کی جس کی تائید فخر الدین صاحب نے فرمائی۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کا خطبۂ استقبالیہ سید احمد صاحب نے پڑھا جو بہت پسند کیا گیا۔ صدر مجلس نے بشیر احمد صاحب بی اے … سے ایک مقالہ پڑھنے کی درخواست کی۔ اردو زبان کی تاریخ کا خلاصہ تھا۔ مقالہ ختم ہونے کے بعد ہی رتسر کی جانب سے ایک سپاسنامہ حضرت خیر صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں ضلع بلیا کے مایہ ناز صباح اللغات کے مؤلف جناب مولانا سید الحفیظ صاحب اور خوش فکر شاعر عارف عباسی، آصف عارفی اور قمر بلیاوی کا خیر مقدم بھی تھا۔ اس کے بعد غالب کی مشہور غزل

"سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں"

پر مشاعرہ کا آغاز ہوا اور حسب ذیل شعراء کرام نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

عارف عباسی بلیاوی، آصف عارفی بلیاوی، قمر بلیاوی، محمود بلیاوی، بدر بلیاوی، اقبال بلیاوی، عاشق صاحب، خالق صاحب اور مولوی شمس الدین صاحب شمس۔

قرب و جوار سے آئے ہوئے نمائندوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ مولوی شمس الدین صاحب مولوی محمد جان صاحب

دن میں حضرت خیر بہوروی نے مدرسہ تعلیمیہ کا معائنہ فرمایا اور مدرسہ کے طریقہ تعلیم کی تعریف کی۔ موصوف نے وعدہ فرمایا کہ وہ کوشش کریں گے کہ انجمن اس مدرسے کو امداد دے۔ خیر صاحب نے قومی لائبریری کا بھی معائنہ کیا۔ اس لائبریری میں مذاق کی تقریباً پانچ سو کتابیں موجود ہیں۔ ایک ایسے قصبے میں جہاں کی تعلیمی حالت بہت اچھی نہیں ہے ایک لائبریری اور دو مدرسوں کا وجود لائق تعریف ہے۔ انجمن کی شاخ کے قیام کی وجہ سے یہاں کے لوگوں میں ایک خاص جذبہ پیدا ہوگیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ انجمن کا جب دوسرا جلسہ ہوگا تو وہ اپنے نتائج کے لحاظ سے مفید ہوگا۔

جلسے میں ہندو احباب نے خصوصیت کے ساتھ شرکت فرمائی۔ … صاحب … ٹھاکر … سنگھ صاحب۔ بابو … صاحب اور شری کمل پانڈے صاحب کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ (نامہ نگار)

بہوروا ضلع بلیا

رحمت اللہ صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو بانس پار بہوروا لکھتے ہیں کہ:

۱۰ جون کو مدرسہ رشیدیہ کے بچوں اور بچیوں کا سالانہ امتحان اور تقسیم انعامات کا جلسہ زیر صدارت جناب حاجی عنایت اللہ صاحب ہوا۔ خیر بہوروی صاحب مددگار جنرل سکریٹری نے بچوں اور بچیوں کا امتحان لیا اور حاجی عنایت اللہ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔

امتحان اور تقسیم انعامات کے وقت گاؤں کے تمام لوگ موجود تھے۔ مدرسہ رشیدیہ انجمن ترقی اردو ہند کی نگرانی میں کئی سال سے اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ محمد بسم اللہ صاحب مدرسے کے ہیڈ ماسٹر ہیں جو طریقہ تعلیم سے واقف ہیں اور اپنے فرائض کی ادائگی کو قومی خدمت سمجھتے ہیں۔ خیر صاحب کی اس تجویز کی حاضرین جلسہ نے تائید کی کہ جمعیۃ العلماء کا نصاب ہے اسی کے ساتھ یہیں جاری کیا جائے جو مجوزہ مکمل نصاب ہے۔ اسی کے ساتھ ادارہ تعلیم و ترقی کے چارٹ اور تعلیمی نقشے بھی منگوائے جائیں اور ان کے ذریعے بچوں کو پڑھایا جائے۔

امروہہ ضلع مرادآباد

۱۸ جون ۱۹۵۲ء ۷ بجے شب بتحفظ خواتین انجمن ترقی اردو امروہہ کا چوتھا ماہانہ جلسہ بمکان جناب سید باقر حسین صاحب نقوی محلہ سرائے کہنہ میں منعقد ہوا۔

دعائیہ نظم کے بعد جس میں بہت سی چھوٹی بچیوں نے نظمیں اور کہانیاں پڑھیں۔ عیدالنساں جعفری بیگم صاحبہ نے "ہماری معاشرت" اور رقیہ سلطانہ صدیقی نے "ملکہ نورجہاں" کے عنوان سے مضامین اور حامد بیگم صاحبہ نے یتیم کی عید کے عنوان سے ایک افسانہ پڑھا نظموں کے پروگرام میں بہت سی خواتین نے حصہ لیا جن میں سے شائستہ بیگم صاحبہ۔ شکیل فاطمہ صاحبہ۔ راحت النساء صاحبہ۔ آسیہ بیگم صاحبہ۔ کشور جہاں صاحبہ۔ سروری خاتون صاحبہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

صالحہ بیگم صاحبہ صدیقی صدر انجمن نے تمام حاضرین کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا

سہارن پور

ظہور احمد صاحب ظہور سکریٹری انجمن ترقی اردو سہارن پور اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ

میں نے بہ حیثیت ممبر ایجوکیشن کمیٹی یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ میونسپل بورڈ کے ۴۲ پرائمری اسکولوں میں کتنے ایسے ہیں جن میں چالیس سے زیادہ بچوں کی مادری زبان اردو ہے۔ اس سلسلے میں اردو دشمنوں کی طرف سے مجھے سخت قسم کی دشواریاں پیش آئی ہیں دو ماہ تک میرے سوالنامے کو ادھر ادھر کرنے کے بعد حسب ذیل تیرہ اسکولوں سے جو تعداد موصول ہوئی ہے وہ یہ ہے۔

میونسپل بورڈ کے وہ اسلامیہ اسکول جن میں اردو بہ حیثیت مادری زبان پڑھائی جاتی ہے اور طلبا کی تعداد حسب ذیل ہے۔

پل خمران	۱۳۹
چنور بیرداران	۱۳۲
شاہ بہلول	۱۳۶
محلہ قاضی	۱۸۴
ڈھوبی گھاٹ	۹۰
نیا بانس	۴۳

وہ اسکول جہاں اردو پڑھائی جاسکتی ہے اور طلبا رکی تعداد یہ ہے۔

خان عالم پورہ	۶۲
اسسٹنٹ	۴۱
منڈی خاک روباں	۴۰
نواب گنج	۴۵
مبارک شاہ	۴۰
پٹیل مل	۳۵
کباڑی بازار	۳۲

اسکولوں کے معائنے سے معلوم ہوا کہ ایجوکیشن کے ایک جن سنگھی

ممبر صاحب نے ماسٹروں کو دھمکایا اور بچوں کو فرقہ وارانہ ارسوں پر بھڑکایا کہ وہ اردو ہرگز نہ پڑھیں۔ جن ہندو بچوں نے اپنی مادری زبان اردو لکھوائی تھی اور ان کے گھروں میں اردو بولی جاتی ہے ان سے یہ کہا گیا کہ اردو اسلامی زبان ہے وغیرہ وغیرہ۔ انھیں ممبر صاحب کا یہ جھوٹ بھی ہے کہ جو گشتی زبان کے بارے میں جاری کی گئی ہے وہ غلطی سے جاری ہوگئی ہے اس پر عمل نہ کیا جائے۔

محکمہ تعلیم نے بچوں کے سرپرستوں سے معلومات حاصل کرنے کے لئے فارم ہندی میں چھپوائے ہیں۔ مادری زبان کے بارے میں معلومات جولائی کے پہلے ہفتے میں داخل کی جائے گی۔

جو بچے اسلامیہ پرائمری اسکولوں سے درجہ ۵ پاس کرکے جونیر ہائی اسکولوں میں داخلے کے لئے جاتے ہیں ان کو یہ کہکر ٹھکرا دیا جاتا کہ

"تمھاری ہندی کمزور ہے"

غازی پور

عزیز الحسن صاحب صدیقی جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو غازی پور اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ

حامیان اردو غازی پور مرکزی انجمن ترقی اردو کی ہدایات کی روشنی میں اردو کی اشاعت اور تحفظ وبقا کے لئے اپنی امکانی سعی سے کبھی دریغ نہیں کریں گے اسی لئے یہاں انجمن کی شاخ قائم کی گئی ہے جس کے عہدے دار اور ارکان حسب ذیل ہیں۔

انوار الحسن صاحب انصاری صدر

وحید اللہ احراری صاحب نائب صدر

مولوی متین الدین صاحب وکیل رکن

مولوی شمس الضحیٰ صاحب وکیل "

مولوی ابو الحسن صاحب صدر جمعیۃ العلماء ضلع غازیپور رکن

داروغہ بابو عبدالحی صاحب رکن

مولوی علی احمد صاحب کلیم "

محمد خلیل صاحب سوداگر "

حافظ محمد اسحاق صاحب رکن

مولوی عبدالواحد خاں صاحب صدر جمعیۃ العلماء شہر

معصوم رضا صاحب راہی

شاخ کی طرف سے عنقریب ضلع کے حامیان اردو کا ایک نمائندہ اجتماع کیا جائے گا۔

اوری ضلع اعظم گڑھ

اسیر صاحب اوروی سکریٹری انجمن ترقی اردو اوری تحریر فرماتے ہیں کہ حالات کے پیش نظر اوری میں مرکزی انجمن کی شاخ قائم کی گئی ہے۔

عہدے دار اور اراکین حسب ذیل ہیں۔

مولوی محمد صاحب قاسمی۔ صدر
مولوی محمد طیب صاحب نائب صدر
مولوی احمد علی صاحب خازن
محبوب حسن صاحب رکن
محمد مسعود صاحب ″
ابوالکلام صاحب ″
مولوی محمد اسرار اللہ قاسمی صاحب ″
حافظ محمد حسن صاحب ″
حافظ محمد نذیر صاحب ″
مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ندوی ″
مولوی منیر الدین صاحب ″

شاخ کا افتتاح شیر بہوروی صاحب نائب معتمد انجمن ترقی اردو ہند کی موجودگی میں مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے فرمایا۔

پرتاب گڑھ

عبد العلی صاحب وکیل سکریٹری انجمن ترقی اردو پرتاب گڑھ تحریر فرماتے ہیں کہ

زبان اور قومیت کا مسئلہ چونکہ نہایت ہی اہم ہے اس لئے پرتاب گڑھ میں انجمن کی شاخ قائم کی گئی ہے تاکہ پورے ضلع میں اردو کی اشاعت اور حفاظت کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ شاخ کے عہدے دار مجلس انتظامیہ کے ارکان حسب ذیل ہیں۔

مولوی عبد المعید خاں صاحب لکچرار صدر
سیتا نرائن لال صاحب وکیل نائب صدر
محمد حفیظ خاں صاحب خازن
پنڈت سورج بل پانڈے صاحب رکن
مولوی محمد اسرار خاں صاحب وکیل ″
مولوی محمود احمد خاں صاحب وکیل ″
علی احمد خاں صاحب بی۔ اے ″
عبد الحکیم فاروقی صاحب ″

رتسر ضلع بلیا

صغیر احمد صاحب بلیاوی بی۔ ایس۔ سی علیگ جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو رتسر ضلع بلیا مطلع فرماتے ہیں کہ رتسر کے ارباب اردو نے انجمن کی شاخ قائم کی ہے جس کا افتتاح حضرت شاہ شیر بہوروی صاحب نے فرمایا اور کام کرنے کے طریقے بتائے۔ شاخ کے عہدے دار اور اراکین مرکزی انجمن کو اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ عہدے دار اور اراکین کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

سراج الحق صاحب صدر
محمد سعید صاحب انصاری نائب صدر
بدر الدین صاحب نائب معتمد
محمد عاشق صاحب سکریٹری شعبۂ نشر و اشاعت
محمود عالم صاحب خازن
مشتاق احمد صاحب علیگ رکن
نجم الحق صاحب علیگ ″
ابوالحسنات صاحب ″
ہدایت اللہ صاحب ″
عبد الرزاق صاحب کوکب۔ منظور الحسن صاحب

انجمن ترقی اردو بالاپور (برار)

شیخ فرید صاحب ناظم نشر و اشاعت انجمن ترقی اردو بالاپور (برار) لکھتے ہیں کہ منور حسین صاحب ٹھاکر اورنگ آبادی جو مدھیہ پردیش کی انجمن ترقی اردو کے سکریٹری ہیں اس سال ناگپور یونیورسٹی میں ایم۔ اے کے تمام مضامین میں اول آئے ہیں اور گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ جس کی خوشی میں بالاپور کی انجمن نے ایک تجویز کے ذریعہ ان کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت و مبارکباد پیش کیا ہے۔

انجمن ترقی اردو طبقہ انصار ضلع بلیا

محمد سلیمان صاحب آشفتہ سکریٹری انجمن ترقی اردو طبقہ انصار ضلع بلیا لکھتے ہیں کہ مدرسہ مدینۃ العلم سیر بازار میں طبقہ انصار کے حامیان اردو کا ایک شاندار اجلاس زیر صدارت مولوی منظور احمد صاحب ہاشمی منعقد ہوا جس میں ۱۱ گاؤں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ مولوی محمد سلیمان صاحب صدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلم کی تحریک پر شیر بہوروی صاحب نائب معتمد انجمن ترقی اردو ہند نے بنیادی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت بتائی اور بیسک تعلیم کے سلسلے میں تفصیل سے لوگوں کو آگاہ کیا اور یہ تجویز بہ اتفاق رائے منظور ہوئی کہ طبقہ انصار میں جتنے مدرسے اور مکاتیب ہیں ان میں ہندی کا نصاب پڑھایا جائے۔

مدرسہ عربیہ بیت العلم۔ چچکیا۔ مدرسہ روضیہ بہوروا۔ احسن المدارس بہوروا۔ امداد العلوم انوایان۔ اسلامیہ اسکول گنڈیل۔ اسلامیہ اسکول بالنیار کے ذمہ دار ارکان جلسے میں موجود تھے۔

بچھراؤں ضلع مرادآباد

چودھری غلام حسین صاحب رئیس نیازی انجمن ترقی اردو بچھراؤں اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ ۱۶ر جون ۱۹۵۳ء کو زیر صدارت جناب چودھری لطافت حسین صاحب ایم۔ ایل۔ اے سابق پارلیمنٹری سکریٹری یو۔ پی انجمن ترقی اردو ہند کی شاخ کے عہدے دار

اور اس کے ارکان مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا اور مرکزی انجمن سے الحاق کی تجویز منظور ہوئی۔

حکیم مولوی فضل الرحمان صاحب صدر (صدر جمعیۃ العلماء ضلع مرادآباد)
منشی ہربنس لال صاحب غم نائب صدر
چودھری رئیس الدین صاحب وارڈ چیرمین ٹاؤن ایریا نائب صدر
چودھری عبدالصمد صاحب ارشی جوائنٹ سکریٹری
چودھری محمد ظفریاب حسین خان صاحب سینیئر چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ نگران اردو تعلیم کمیٹی
مولوی مظاہر الدین صاحب رئیس۔ خازن
سید احسان احمد صاحب عدیل گرامی امروہوی اڈیٹر عالم آڈیٹر
چودھری سعید الدین صاحب سابق چیرمین
چودھری لطافت حسین صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
چودھری مہدی حسن صاحب
منشی کلو مل صاحب صادق
مولوی علی احمد صاحب نظامی
مولوی وحید الزمان صاحب ندوی
مولوی شاہ حسن صاحب
مولوی عبدالرحمان صاحب صدر جمعیۃ العلماء بچھراؤں
مولوی فرقان حسین صاحب شاداب
مولوی محمد یعقوب صاحب انصاری

امروہہ ضلع مرادآباد

امروہہ۔ ۲۶ جون۔ مقامی انجمن ترقی اردو (ہند)

کا بارھواں علمی ادبی اجتماع جناب سید تقی ہادی صاحب بی اے ایل ایل بی، ایم ایل اے کے مکان پر منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید محمد عبادت صاحب کلیم امروہوی مجتہد العصر بالقابہ نے ایک گراں قدر مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا "سید علی نذر نذر امروہوی" حضرت مولانا نے اس مقالہ کے ذریعہ ولی دکنی کے ایک امروہوی شاگرد اور بارھویں صدی ہجری کے ایک پختہ گو شاعر کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ نیز ان کے قابل قدر اردو کلام کے اقتباسات سے نوازا۔ مولانا کے مقالہ کے علاوہ اس اجتماع میں اکرام الدین صاحب نجاری نے اپنا افسانہ برق پری اور جناب سید منظر عباس صاحب نے آنجہانی ٹیگور کے افسانہ "کابلی والا" کا بہترین اردو ترجمہ پیش کیا۔ نیز مولانا عشری امروہوی نے اپنی نظم "تنہائی" سے محظوظ فرمایا۔ انجمن کی جانب سے مادری زبان کے فارم پر کرانے کی مہم پیش کی

کی بیل کی گئی۔ نیز جلسہ حاضرین خصوصاً پروگرام میں حصہ لینے والے حضرات اور سید تقی ہادی صاحب ایم ایل اے میزبان محفل کا شکریہ ادا کیا۔

کرنول و مدراس

ابوالخیر مودودی صاحب نائب معتمد انجمن ترقی اردو (ہند)، عالی جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

رکن مجلس عاملہ انجمن ترقی اردو کی دعوت پر ۲۶ اپریل کو مدراس کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے اس سفر کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

ناگپور کے اسٹیشن پر عزیز میاں صاحب سجادہ نشین حضرت تاج الدین صاحب بابا سے ملاقات ہوئی موصوف سے انجمن ترقی اردو کانفرنس کے موقع پر بھی کہا تھا کہ اپنے مریدوں میں اردو پڑھنے لکھنے اور انجمن کے اخبار "ہماری زبان" اور اس کی مطبوعات کی اشاعت کے لئے موثر تحریک فرمائیں۔ اس کی یاددہانی کی۔ عزیز میاں اپنے مریدوں سے ملنے حیدرآباد جا رہے تھے۔ ہندوستان کی مشہور خانقاہوں کے سجادہ نشینوں سے اردو کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے تقسیم سے پہلے کئی خانقاہ کے سجادگان سے ملا تھا اور یہ طے کیا تھا کہ وہ اپنے دستخط خاص سے ایک گشتی جاری کریں کہ ان کے ذی اثر اور صاحب ثروت مرید انجمن ترقی اردو کی عام ممبری قبول کریں اور ایک روپیہ فیس ممبری بذریعہ منی آرڈر انجمن کے جنرل سکریٹری صاحب کے نام بھیجیں۔ اس صورت سے ایک دو لاکھ روپوں کا سال بھر میں فراہم ہو جانا مشکل نہیں ہے۔

۲۸ کو کرنول پہنچا۔ اسٹیشن پر کرنول کالج کے کئی اساتذہ موجود تھے تیسرے پہر کو ادھر کے ریاستی منسٹر صاحب سے ملاقات کی اور ان سے بھی شریک ہوا اور اردو کے مسئلہ پر گفتگو کی۔ شب میں کرنول کی انجمن ترقی اردو کی طرف سے ایک عام جلسہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اس میں میں نے تقریر کی اور کالج لائبریری کے علاوہ نواب طلعت النساء کو مطبوعات کا خریدار بنایا اور ہماری زبان کی خریداری کی اپیل کی اور دو خریدار بنائے۔

۲۹ کو ایک بجے دن میں کالج کی لائبریری دیکھی اور ڈاکٹر صاحب کے ساتھ مدراس کے لئے روانہ ہوا۔ ۳۰ کی صبح کو مدراس پہنچا اور وہاں کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی جہاں خطبہ اردو میں پڑھا جاتا ہے۔ نماز کے بعد کئی صاحبوں سے ملاقات کی۔ یکم مئی کو اردو سیمینار کے سالانہ جلسے میں شریک ہوا اور تقریر کی۔ ۲ کو ریاست مدراس کے مختلف مقامات کرنول کڑپا۔ اسمبور۔ ویلور۔ ترچناپلی۔ عمرآباد اور واتم باڑی سے آئے ہوئے نمائندوں اور کالجوں کے پرنسپل صاحبان اور اساتذہ سے باتیں کیں۔ اور انجمن کی شاخ قائم کرنے کی اپیل کی اور انجمن کی مطبوعات کا خریدار بنایا۔

ترچناپلی کالج کے پرنسپل صاحب نے فرمایا کہ جو بھی نئی کتاب شائع ہو میرے کالج کو بھیجی جایا کرے۔

۲۰ مئی کو شب میں ایک عام جلسہ اے۔ جے جلال الدین صاحب کے مکان پر ہوا جس میں یہ طے پایا کہ مدراس میں انجمن ترقی اردو کی شاخ قائم کی جائے جو مرکزی انجمن کی ہدایت کے مطابق ریاست مدراس میں اردو کی ترویج و اشاعت کا کام کرے۔ اس تجویز کی تائید ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے کی۔ ڈاکٹر صاحب جیسے صاحب اثر ہیں ان کے اثرات سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ مدراس میں ایک اردو کانفرنس کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اخراجات کا تقرر لیں کے گئے وہاں کے لوگ بآسانی فراہم کر سکتے ہیں۔

۲۱ مئی کو صبح کے وقت حیدرآباد کے لئے روانہ ہوا۔ ۸ بجے حیدرآباد پہنچا اور جنرل سکریٹری صاحب سے ملاقات کی اور اخبارات کے نمائندوں کو قاضی صاحب کی تشریف آوری اور اپنے سفر کا مقصد بتایا۔ مرکز ادب کے نوجوانوں کے ایک اجلاس میں شریک ہوا اور جمعیت کے ارکان سے ملاقات کی۔

۲۲ کو مکہ مسجد کی لائبریری کا معائنہ کیا اور صابر حسینی صاحب مدظلہ سے ملاقات کی جو حیدرآباد دکن کانفرنس میں شریک ہوئے تھے اور یہ وعدہ کیا تھا کہ اپنے حلقۂ اثر و رسوخ میں انجمن کے مقاصد کی اشاعت کریں گے۔

حیدرآباد میں میرا قیام "ایوب بیگ صاحب دہلوی" کے مکان پر تھا جن کی دریا جنگ کی مشہور دکان "ایوب شو ہاؤس" کے نام سے وہاں کا بچہ بچہ واقف ہے۔ ایوب صاحب قوم کے خاموش خدمت گزاروں میں ہیں اور اپنے اخلاق محبت افزا کا جواب نہیں رکھتے۔

حیدرآباد کے زمانۂ قیام میں جن صاحبوں نے مجھ پر عنایتیں فرمائیں ان میں مسکین میاں صاحب، قبلہ عزیز تمکین سلمہ، علاء الدین صاحب، لفٹننٹ کرنل سید افتخار احمد صاحب، ابراہیم صاحب بی۔اے، ایل ایل بی مہتمم "بلیھا ڈگر" "زین العابدین صاحب، حلیم صاحب، آصفیہ لائبریری اور بیسرو رنگ کے اکبر ہاشمی، امرت لال صاحب" کو میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ امرت لال صاحب کی شرافت اور ان کی روشن مزاجی نے مجھ پر بہت اثر کیا۔ خوش نصیب عزیزوں میں "نور الدین احمد صاحب" "آصف الزماں صاحب" اور ... پرشاد صاحب جیسے صالح نوجوانوں سے ہماری بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ ان نوجوانوں نے اپنے اوقات کا زیادہ حصہ میرے لئے صرف کیا۔

حیدرآباد سے روانگی سے پہلے ناگپور ریاستی شاخ کے سکریٹری شاکر اورنگ آبادی صاحب کو اطلاع کر دی تھی چنانچہ وہ اسٹیشن پر موجود تھے۔ انھوں نے بتایا کہ اکتوبر یا نومبر میں ناگپور کی ریاستی انجمن ترقی اردو ناگپور میں ایک اردو کانفرنس کرے گی بشرطیکہ مرکزی انجمن ابتدائی اخراجات کے لئے مالی امداد دے۔ کانفرنس کے بعد اصل رقم معہ سود واپس کر دی جائے گی۔ تقسیم سے پہلے ناگپور میں جو اردو کانفرنس ہوئی تھی اس کے لئے بھی مرکزی انجمن نے یہی صورت اختیار کی تھی اور انجمن کو کافی منافع ہوا تھا۔

ویلور ۔ مدراس

خوش فکر نوجوان ادیب و شاعر بدر جمالی ویلوری بی۔اے لکھتے ہیں کہ جولائی کے پہلے ہفتے میں ایک ادبی اجتماع کیا جائے گا جس میں جنوبی ہند کے شعرائے کرام شرکت فرمائیں گے۔ اس موقع پر انجمن ترقی اردو کی شاخ بھی قائم کی جائے گی۔

"مدراس کی ادبی خدمات" کے سلسلے میں بھی کام شروع کر دیا گیا ہے اور کچھ نادر قلمی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں۔ خطۂ مدراس میں اس سے پاک لوگوں کے بہترین جواہر پارے اردو دفتر بکھرے ہوئے ہیں جن کی فراہمی سے اپنی مدراس کی تاریخ کا ایک نیا باب کھل جائے گا۔ افضل علماء ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب کی ذات گرامی ہمارے لئے نشانِ راہ ہے۔

لکھنؤ

ادارہ فروغ اردو لکھنؤ کا ایک جلسہ ۲۷ جون کو زیر صدارت پروفیسر مسعود حسین رضوی منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ ادارہ فروغ اردو لکھنؤ کا یہ مشاورتی جلسہ اردو کو علاقائی زبان منوانے کے سلسلے میں انجمن ترقی اردو (ہند) کو اس کی مسلسل جد و جہد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور صدر جمہوریہ ہند سے درخواست کرتا ہے کہ انجمن کی سرکردگی میں پیش کئے ہوئے لاکھوں ہمدردان اردو کے جائز اور قانونی مطالبات کو جلد از جلد منظور فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔

محرک: شمس علوی کاکوروی

موید: فرحت کاکوروی

۲۔ یہ جلسہ ہمدردان اردو سے درخواست کرتا ہے کہ ادارہ ہٰذا کا جاری کردہ ماہنامہ 'فروغ اردو' اور اس کی شائع کردہ مطبوعات کی زیادہ سے زیادہ توسیع و اشاعت میں امداد فرما کر اردو کی ترقی فرمائیں۔

محرک: ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی لکھنؤ یونیورسٹی

موید: حکیم عبدالقوی دریابادی مدیر صدق جدید

۳۔ یہ جلسہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو جامعہ اردو علی گڑھ کے امتحانات تسلیم کر لینے پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے اور رجسٹرار جامعہ کی خدمات کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے نیز ملک کی دوسری یونیورسٹیوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی ان امتحانات کو تسلیم کر لیں۔

محرک: پروفیسر احتشام حسین رضوی لکھنؤ یونیورسٹی

موید: فرحت کاکوروی

۴۔ یہ جلسہ ہائی اسکول اینڈ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن بورڈ یوپی

الٰہ آباد کو مبارکباد پیش کرتا ہے کہ اس نے اردو کو اس طرح رکھا ہے کہ ہر گروپ میں طلبار آسانی سے اردو لے سکتے ہیں۔ یہ جلسہ بورڈ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد دوسری دقتوں کو بھی دُور کرے اور ذریعۂ تعلیم مادری زبان قرار دے کر مادری زبان میں جوابات لکھنے کی اجازت دے۔

محرک :- شجاعت علی سندیلوی وائس پرنسپل ممتاز ہائر سکنڈری اسکول لکھنؤ

مؤید :- پروفیسر مسیح الزماں الٰہ آباد یونیورسٹی

سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ان تمام اداروں اور تحریکوں سے تعاون کریں جو اسکولوں اور کالجوں میں اردو کو رائج کرنے یا برقرار رکھنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

محرک :- امین سلونوی ایڈیٹر اردو میل

مؤید :- گیانی جیندر سنگھ سیشی کانگریس لکھنؤ

محمد وزیر خاں - اسلامیہ کالج لکھنؤ

فیض احمد فیض

ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے

تیرے ہونٹوں کے پھولوں کی چاہت میں ہم
دار کی خشک ٹہنی پہ وارے گئے
تیرے ہاتھوں کی شمعوں کی حسرت میں ہم
نیم تاریک راہوں میں مارے گئے

سولیوں پر ہمارے لبوں سے پرے
تیرے ہونٹوں کی لالی لپکتی رہی
تیری زلفوں کی مستی برستی رہی
تیرے ہاتھوں کی چاندی دمکتی رہی

جب گھلی تیرے کوچے میں شامِ ستم
ہم چلے آئے لائے جہاں تک قدم
لب پہ حرفِ غزل، دل میں قندیلِ غم
اپنا غم تھا گواہی ترے حسن کی
دیکھ قائم رہے اس گواہی پہ ہم

ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے
نارسائی اگر اپنی تقدیر تھی
تیری الفت تو اپنی ہی تدبیر تھی
کس کو شکوہ ہے گر شوق کے سلسلے
ہجر کی قتل گاہوں سے سب جا ملے

تیرے کوچے سے چن کر ہمارے علم
اور نکلیں گے عشاق کے قافلے
جن کی راہِ طلب سے ہمارے قدم
مختصر کر چلے درد کے فاصلے
کر چلے جن کی خاطر جہاں گیر ہم
جاں گنوا کر تری دلبری کا بھرم
ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے

(شکریہ [illegible])

۵- یہ جلسہ اردو تعلیم کی ترویج و اشاعت اور جامعہ اردو علی گڑھ کے امتحانات کو زیادہ سے زیادہ روشناس کرانے کے لئے حلقہ وار اردو تعلیم کمیٹیوں کی تشکیل نیز اعلیٰ امتحانات کے لئے اردو کالج کے قیام کا فیصلہ کرتا ہے اور ہمدردان اردو سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اردو کی تعلیمی مہم جاری کر کے ہر ایک مبیک اسکول میں کم از کم ۴۰ طلبار کا داخلہ کرا دیں تاکہ جولائی سنہ ۵۳ء سے اردو کی تعلیم جاری ہو سکے۔ نیز یہ جلسہ طلبار کے سرپرستوں

پٹنہ ۱۵ر جون - انجمن ترقی پسند مصنفین نے بائیسویں منعقدہ ۱۳ر جون مجوزہ اردو کنونشن کا خیر مقدم کیا ہے اور صوبے کی ساری شاخوں سے اس سلسلے میں تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔

کچھ حلقوں میں یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ انجمن ترقی پسند مصنفین کی اردو زبان کے سلسلے میں کیا پالیسی ہے۔ جواب بڑا صاف ہے انجمن ترقی پسند مصنفین نہ صرف اردو بلکہ دوسری تمام زبانوں کی سلامتی

وثقافت کے لئے ہمیشہ عملی جدوجہد کرتی رہی ہے اور عوام سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ پچھلے دنوں مشرقی بنگال میں بنگالی زبان کی تحفظ وبقا کی تحریک کی ہم نے پرزور حمایت کی تھی۔ انجمن تمام زبانوں کے ادبی سرمایہ کو قابل احترام سمجھتی ہے اور ان کی صحت مند اور جمہوری روایات کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔

آج ہند یونین میں اردو کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں ہم نے ہمیشہ ان کی مذمت کی ہے۔ انجمن ترقی پسند مصنفین یہ سمجھتی ہے کہ اردو کو ختم کرنے کی فرقہ پرستوں اور تنگ نظروں کی جانب سے جو سازشیں ہو رہی ہیں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی ہیں کیونکہ اردو نے عوام میں جنم لیا ہے اور عوام اسے کبھی بھی ختم نہ ہونے دیں گے۔

انجمن ترقی پسند مصنفین اردو کی بقا کی ہر تحریک کو قابل ستائش سمجھتی ہے اور اس کا اعتراف کرتی ہے کہ انجمن ترقی اردو نے اردو کی جو خدمتیں کی ہیں انھیں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہی وجوہ کی بنا پر ہم نے انجمن ترقی اردو کے ساتھ ہمیشہ خلوص نیتی سے تعاون کیا ہے۔ پچھلی اردو کانفرنس کا ہم نے پورا پورا ساتھ دیا تھا۔ ہمارے اراکین نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن سعی کی تھی۔ لیکن انجمن ترقی پسند مصنفین اردو زبان کی علاقائی تحریک میں جو ایک تنگ نظری اور علیحدگی کا رجحان آگیا ہے اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھتی۔ ہمیں ہر زبان کو اس کا جائز حق دلانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور عملی طور پر اس کا ثبوت دینا چاہیئے کہ اردو ہندوستان کے مختلف فرقوں کا ایک مشترکہ ورثہ ہے۔

جہاں تک اردو اور ہندی کا تعلق ہے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ دونوں زبانوں کو زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کے قریب لانے کی ممکن صورتوں پر غور کیا جائے اور ان کے باہمی رشتہ کو استوار کیا جائے۔

بی۔ زیڈ۔ مائل
سکریٹری انجمن ترقی پسند مصنفین بہار

کشمیر جانباز صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو ادب لکھتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی مشترکہ قومی زبان اردو کو کشمیر میں عام مروج تک پہنچانے اس کے وسیع اور کارآمد اثرات کو پھیلانے اور شعر و ادب کی شاہراہ ترقی کو وسعت دینے اور اس قومی ورثے کی ظلمت سے دنیائے علم و ادب کو روشن کرنے کے لئے انجمن ترقی اردو ادب کشمیر کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔ جو اردو ادب دوست حضرات سے شمولیت کی اپیل کرتے ہوئے مندرجہ ذیل مقاصد کی تکمیل کے لئے جدوجہد کا اعلان کرتی ہے۔

(۱) کشمیر میں اردو جس میں سماج اس کی تہذیب معاشرت اور میل جول کا عکس ہے اور ہندو مسلم یکجہتی کی ترقی۔

(۲) کشمیر کے عوام کو اردو ادب سے روشناس کرنا اور اس کے معیار کو بلند کرنا۔

(۳) کشمیر کے نوآموز لکھنے والوں ادیبوں اور شاعروں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(۴) فرسودہ اور پرانے خیالات رکھنے والوں کو پرانی روش سے ہٹا کر نئی جدتوں سے متعارف کرنا۔

(۵) شعبے قائم کر کے قلم [illegible] ریڈیو سامعین کے ذوق سلیم اور پست مذاق کو بلند کرنا۔

شرائط رکنیت

(۱) رکن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اردو ادب سے ذوق رکھتا ہو اور اردو زبان کی ترقی کا خواہش مند ہو۔

(۲) رکن انجمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ عریاں نگاری اخلاق سوز ادب سے پرہیز کرتا ہو اور ادب برائے ادب نہیں بلکہ ادب برائے زندگی کا قائل ہو۔

(۳) انجمن کا رکن بننے کے لئے فیس داخلہ [illegible] فارم شمولیت پُر کرنے کے ساتھ ہی جن کی ادائیگی ضروری ہے۔ رکن بننے کے بعد ماہانہ چندہ [illegible] حسب الاحکام ہوں گے۔

(مزید تفصیلات کے لئے مرکزی دفتر گاؤکدل سے رجوع کریں)

غ۔ م۔ جانباز
سکریٹری انجمن ترقی۔ سری نگر

جھانسی ادیب درد گورکھپوری صاحب لکچرار [illegible] صدیقی نیشنل کالج جھانسی تحریر فرماتے ہیں کہ جھانسی کے حسب ذیل نوجوانوں نے جن میں اردو کی خدمت کا صحیح ذوق ہے۔ یہاں مرکزی انجمن کی شاخ قائم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ امید ہے کہ یہ شاخ ان نوجوانوں کی ہمت اور خدمت کا بہترین نمونہ ہوگی۔

امیر شریف
عبدالرحیم قریشی
امان اللہ خاں
محمد ہارون
عزیز اشرف
عبدالحمید
ساقی
وحشت جھانسوی
ایاز جھانسوی

پبلشر: قاضی عبدالغفار مرکزی انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ　　پرنٹر: نیشنل پرنٹرس کمپنی علی گڑھ